سورة المومنون

آیات ١٣ - ٢٢

وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۚ ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۪ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ
عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ
فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ؕ ﴿۱۴﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ؕ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَ لَقَدْ
خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَ مَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ
فِي الْاَرْضِ ۖ وَ اِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ۚ ﴿۱۸﴾ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا
فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۙ ﴿۱۹﴾ وَ شَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَ صِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾
وَ اِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۙ ﴿۲۱﴾
وَ عَلَيْهَا وَ عَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۧ ﴿۲۲﴾

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْن

مكية — آيات 118

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١﴾ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ﴿٢﴾

رسول کی دعوت کے ذریعے انسانی افکار و کردار کی اصلاح، تاکہ ایمان و عملِ صالح کے ذریعے انسان حقیقی فلاح تک پہنچ سکے

صفاتِ مومنین دلائلِ توحید	آیات 1 تا 11: جنت کے وارث مومنین کی صفات	آیات 12 تا 16: خلقتِ انسان - اللہ کی قدرت کی نشانیاں - بعث بعد الموت	آیات 17 تا 22: اللہ کی قدرت کی حیرت انگیز تخلیق، اپنے بندوں پر اس کی کثیر نعمتیں		
دعوتِ انبیاء علیہ السلام	آیات 23 تا 30: قومِ نوح کا قصہ توحید - غایتِ انبیاء	آیات 31 تا 44: ہود کی بعث — ہلاکت اقوام میں اللہ کی سنت	آیات 45 تا 50: قصہ موسیٰ، ہارون اور عیسیٰ علیہم السلام	آیات 51 تا 52: رسولوں کے لیے ہدایات - وحدت عقائد	آیات 53 تا 56: رسولوں کے بعد امتوں کا اختلاف
توحید، تقویٰ اور انجامِ آخرت	آیات 57 تا 61: اہلِ تقویٰ کی نمایاں صفات	آیات 62 تا 77: کفار کی صفات، ان کے اعمال اور انجام	آیات 78 تا 80: اللہ کی نعمتیں اور اس کی عبادت کی یاد دہانی	آیات 81 تا 92: بعث بعد الموت کا انکار اور توحید کے دلائل	
انذارِ آخرت اور دعوتِ توحید	آیات 93 تا 98: نبی کریم ﷺ کے لیے الٰہی ہدایات	آیات 99 تا 114: موت کے وقت گناہ گاروں کی ندامت اور قیامت کے مناظر	آیات 115 تا 118: انسانی زندگی کا مقصد اور اللہ کی عظمت و توحید کا بیان		

وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ سُلٰلَةٍ مِّنۡ طِيۡنٍ ‌ۚ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلۡنٰهُ نُطۡفَةً فِىۡ قَرَارٍ مَّكِيۡنٍ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ خَلَقۡنَا النُّطۡفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقۡنَا الۡعَلَقَةَ مُضۡغَةً

وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ - اور بلا شبہ یقیناً ہم نے پیدا کیا انسان کو

مِنۡ سُلٰلَةٍ مِّنۡ طِيۡنٍ - مٹی کے ایک جوہر سے۔

سُلٰلَة : سَلٌّ سے مشتق (چنی ہوئی، نچوڑی ہوئی، نچوڑ، خلاصہ جوہر)

طِيْن : مٹی- جس میں پانی ملا ہوا ہو اور وہ نرم، گوندھی ہوئی حالت میں ہو (Wet clay, moist soil)

ثُمَّ جَعَلۡنٰهُ نُطۡفَةً - پھر ہم نے بنایا اسے ایک قطرہ

نُطْفَةً : ایک قطرہ، نطفہ

فِىۡ قَرَارٍ مَّكِيۡنٍ - (اور اسے رکھا) ایک محفوظ ٹھکانے میں

قَرَار : ٹھہرنا، ٹھہراؤ، ٹھہرانے کی جگہ، ٹھکانہ

مَكِيْن : عزت والا، مضبوط، جما ہوا

ثُمَّ خَلَقۡنَا النُّطۡفَةَ - پھر ہم نے بنایا (اس) قطرے کو

(ن و ب)

عَلَقَةً - جما ہوا خون (ابتدائی تخلیقی حالت، رحم سے چمٹی ہوئی)

عَلَقَة : مادہ (ع ل ق)، اس مادے میں لٹکنا، چمٹنا، وابستہ ہونا، جڑنا، چپکنے کے معنی

ایسی چیز جو کسی دوسری چیز سے چمٹی ہوئی ہو، یا معلق ہو

فَخَلَقۡنَا الۡعَلَقَةَ مُضۡغَةً- پھر ہم نے بنایا جمے خون کو لوتھڑا

مُضْغَة : گوشت کا لوتھڑا (chewed-like appearance)

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ؕ (١٤)

فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا - پھر ہم نے بنایا لوتھڑے کو ہڈیاں

عِظٰمًا : عَظْمٌ کی جمع (ہڈیاں)

فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا - پھر ہم نے پہنایا ہڈیوں کو گوشت

كَسَا يَكْسُوْ ، كَسْوًا : پہنانا

لَحْم : گوشت

ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ - پھر ہم نے بنادیا اسے

اَنْشَاَ يُنْشِئُ ، اِنْشَآءٌ : پیدا کرنا (IV)

خَلْقًا اٰخَرَ - ایک اور (نئی) صورت میں

اُخَر : دوسرا/ دوسری

فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ - سو بہت برکت والا ہے اللہ

تَبَارَكَ يَتَبَارَكُ ، تَبَارُكٌ : نہایت بابرکت وبلند شان ہونا (VI)

اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ - (جو) تمام پیدا کرنے والوں میں بہترین ہے

اَحْسَن: افعل التفضیل کا صیغہ- سب سے اچھا

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۚ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۠﴿۱۳﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا
الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ۭ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۭ﴿۱۴﴾

اور ہم نے انسان کو مٹی کے ست سے بنایا، پھر اسے ایک محفوظ جگہ ٹپکی ہوئی بوند میں تبدیل کیا، پھر اس بوند کو لوتھڑے کی شکل دی، پھر لوتھڑے کو بوٹی بنا دیا، پھر بوٹی کی ہڈیاں بنائیں، پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا، پھر اسے ایک دوسری ہی مخلوق بنا کھڑا کیا، پس بڑا ہی بابرکت ہے اللہ، سب کاریگروں سے اچھا کاریگر

And We created man out of the extract of clay, then We made him into a drop of life-germ, then We placed it in a safe depository, then We made this drop into a clot, then We made the clot into a lump, then We made the lump into bones, then We clothed the bones with flesh, and then We caused it to grow into another creation. Thus Most Blessed is Allah, the Best of all those that create.

وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ سُلٰلَةٍ مِّنۡ طِيۡنٍ‌ۚ ۝۱۲ ثُمَّ جَعَلۡنٰهُ نُطۡفَةً فِىۡ قَرَارٍ مَّكِيۡنٍ ۝۱۳ ثُمَّ خَلَقۡنَا النُّطۡفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقۡنَا الۡعَلَقَةَ مُضۡغَةً فَخَلَقۡنَا الۡمُضۡغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوۡنَا الۡعِظٰمَ لَحۡمًا ثُمَّ اَنۡشَاۡنٰهُ خَلۡقًا اٰخَرَ‌ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحۡسَنُ الۡخٰلِقِيۡنَؕ ۝۱۴

آیات 12 - 14

- سورۃ المؤمنون کی ابتدائی آیات میں مومن کی صفات اور اس کی فلاح کا نقشہ بیان کرنے کے بعد قرآن نہایت بلیغ انداز میں انسان کی تخلیق کے مراحل کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ یہ آیات انسان کو اس کے آغاز، اس کی حقیقت اور اس کی تدریجی تشکیل کی یاد دہانی کراتی ہیں تاکہ وہ اپنے خالق کی قدرت اور حکمت پر غور کرے اور اپنے مقام کو پہچانے
- اسی کے ساتھ یہ بیان دراصل آگے آنے والے مضمون "بعث بعد الموت" کے لیے تمہید بھی فراہم کرتا ہے، کہ جس رب نے انسان کو مٹی سے پیدا کرکے اس مرحلہ وار کمال تک پہنچایا، اس کے لیے دوبارہ زندہ کرنا ہرگز مشکل نہیں۔ یوں یہ آیات تخلیقِ اول سے استدلال کرتے ہوئے انسان کے اندر عاجزی، شعور اور آخرت کی جوابدہی کا یقین پیدا کرتی ہیں۔
- ان آیات کا ایک مقصد انسان کے فکر و کردار کی اصلاح بھی ہے۔ پہلے مومنوں کی صفات اور ان کی کامیابی بیان کی گئی، اب سوال اٹھتا ہے: جو لوگ اس تعلیم کو نہیں مانتے، وہ کیوں انکار کرتے ہیں؟ اس کا جواب دیا گیا: اصل مسئلہ قیامت اور بعث بعد الموت کا انکار ہے
- کفار کے انکار کی اصل وجہ:
- کفار کا سب سے بڑا اشکال یہ تھا کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا کیسے ممکن ہے؟
انسان بکھر جاتا ہے، مٹی میں مل جاتا ہے، پھر کیسے جمع ہوگا؟ یعنی ان کا مسئلہ عقل نہیں بلکہ اللہ کی قدرت کا محدود تصور تھا

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۚ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۠﴿۱۳﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۤ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ۭ
فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۭ﴿۱۴﴾

- **قرآن کا طریقہ استدلال:** قرآنِ کریم نے کفار کے اعتراضات کا جواب دینے کے بجائے انسان کی اپنی تخلیق کو دلیل بنایا (دلیلِ اَنفسی)
- کہ اگر تم اپنی پہلی تخلیق کو دیکھ لو، تو دوسری تخلیق (قیامت) مشکل نہیں لگے گی
- **کفار کے انکار کی اصل وجہ:** کفار کا سب سے بڑا اشکال یہ تھا کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا کیسے ممکن ہے؟ انسان بکھر جاتا ہے، مٹی میں مل جاتا ہے، پھر کیسے جمع ہوگا؟ یعنی ان کا مسئلہ عقل نہیں بلکہ اللہ کی قدرت کا محدود تصور تھا
- **تخلیقِ انسان کے مراحل - قدرتِ الٰہی کا مظہر:** مٹی سے تخلیق انسان کی ابتدا - مٹی کے خلاصے (سُلالہ)، ایک بے قیمت مادے سے عظیم ترین مخلوق - یہ اللہ کی قدرت کا کمال ہے کہ بے وقعت مٹی سے اشرف المخلوقات کو تخلیق کیا
- **نسلِ انسانی کا تسلسل: نطفہ اور رحم:** مٹی کے خمیر سے جو جوہر نکلا اس سے آدم (علیہ السلام) کا جسم پاک تیار ہوا۔ پھر آپ سے جو انسانی نسل چلی اس کے لیے نطفہ اصل قرار پایا۔ اسے "قرار مکین" یعنی نہایت محفوظ مقام (رحم) میں رکھا گیا جو جسمانی طور پر مضبوط، محفوظ اور مکمل نظام (ideal environment) ہے جہاں تخلیق کا عمل جاری رہتا ہے
- **رحم میں ارتقائی مراحل (Embryological Stages):** انسان کی تخلیق کئی حیرت انگیز مراحل سے گزرتی ہے:

نطفہ ← علقہ (جمے ہوئے خون جیسا)

علقہ ← مضغہ (گوشت کی بوٹی)

مضغہ ← ہڈیاں اور پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا

ہر مرحلہ: ایک مستقل عالم اور اللہ کی قدرت کا حیرت انگیز مظہر - step-by-step precise creation

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ
فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ؕ ﴿۱۴﴾

- " خَلْقًا آخَر " تخلیق کا فیصلہ کن مرحلہ : یہ تخلیق کا سب سے اہم اور منفرد مرحلہ ہے جہاں جنین ایک بالکل نئی مخلوق بن جاتا ہے، جس میں شعور ← احساس ← حرکت ← روح (نفخ روح) — اس مقام پر یہ مخلوق (انسان) باقی تمام حیوانوں سے ممتاز ہو جاتا ہے اور خلافتِ ارضی کا اہل بنتا ہے (علامہ اقبالؒ کی نظم "رُوحِ ارضی آدم کا استقبال کرتی ہے" پڑھیے)
- " فَتَبَارَكَ اللَّهُ " قدرت کا اعتراف : بے جان مٹی سے اس حیرت انگیز تخلیق کے بعد انسان بے اختیار پکار اٹھتا ہے ' فتبارک اللہ احسن الخالقین '۔ اللہ پاک اور بے مثال ہے اس کی تخلیق بے نقص اور کامل ہے، وہی حقیقی اور کامل خالق ہے
- تخلیق سے معاد (آخرت) تک ربط : ان آیات میں انسانی تخلیق کو جس طرح بیان کیا گیا ہے ان کا اگلا منطقی مرحلہ یہ سمجھانا ہے کہ انسان پہلے پیدا ہوا، پھر مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے ترقی کرتا ہے، اس کے بعد اسے موت آتی ہے، اور پھر ایک دن اسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

☚ جس ہستی نے انسان کو پہلی بار پیدا کیا، اس کے لیے اسے دوبارہ پیدا کرنا ہرگز مشکل نہیں۔

- ایک دلیل سے دو حقیقتیں — یہ آیات بیک وقت دو چیزیں ثابت کرتی ہیں : (۱) توحید (اللہ کی قدرت و حکمت) ، (۲) معاد (قیامت اور دوبارہ زندگی) — اس طرح ایک مثال سے دو بڑے عقائد کا اثبات کیا گیا ہے
- ان آیات میں انسان کی تخلیق کے حیرت انگیز مراحل کو بیان کرکے اللہ کی قدرت، حکمت اور تخلیق کے کمال کو واضح کیا گیا ہے، اور اسی کو بنیاد بنا کر یہ ثابت کیا گیا ہے کہ جس رب نے انسان کو حقیر مادہ سے اس عظیم مقام تک پہنچایا، وہی اسے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے پر بھی کامل قدرت رکھتا ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۚ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۠﴿۱۳﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۤ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ۭ
فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۭ﴿۱۴﴾

جدید علم اور قرآنی بیان

- آج کا جدید علم جنین (Embryology) انسان کی تخلیق کے جن مراحل کو بیان کرتا ہے - نطفہ، علقہ، مضغہ، پھر ہڈیوں اور گوشت کی تشکیل۔وہ سب مراحل بڑی تفصیل اور تحقیق کے بعد سامنے آئے ہیں، اور جدید آلات (microscopy وغیرہ) کے ذریعے ان کی تصدیق ہوئی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ قرآن مجید نے انہی بنیادی مراحل کو نہایت مختصر مگر جامع انداز میں صدیوں پہلے بیان کیا ہے، جب نہ کوئی سائنسی آلات موجود تھے اور نہ ہی اس درجے کی حیاتیاتی تحقیق ممکن تھی اور انسان کا ارتقائی علم اس حقیقت کے ادراک سے بارہ، تیرہ سو سال دور تھا

- یہ بات سمجھنا ضروری ہے کہ قرآن کوئی سائنسی کتاب نہیں، بلکہ ہدایت کی کتاب ہے - لیکن جہاں وہ کائنات یا انسان کی تخلیق کا ذکر کرتا ہے، وہاں اس کے بیانات حقیقت کے مطابق اور گہرے غور و فکر کو دعوت دینے والے ہوتے ہیں۔ اسی لیے یہ ہم آہنگی اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ یہ علم انسانی مشاہدے کا نتیجہ نہیں بلکہ وحیِ الٰہی کا حصہ ہے۔ چنانچہ یہ آیات نہ صرف اللہ کی قدرت اور حکمت کو ظاہر کرتی ہیں بلکہ قرآن کے علمی اعجاز کی بھی ایک جھلک پیش کرتی ہیں، جو انسان کو غور و تدبر کے ذریعے خالق کی معرفت تک پہنچانے کا ذریعہ بنتی ہیں۔

معرفت توحید و آخرت اور شکر کی انفسی دلیل (Inner / Human Evidence)

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍۚ ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍۖ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا
النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ
خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَؕ ﴿۱۴﴾

انسان کی تخلیق کے مختلف مراحل بیان کر کے اسے اپنی اصل اور کمزوری کا احساس دلایا گیا ہے تا کی ان مراحل پر غور کرنے سے انسان کو اپنے رب کی قدرت، حکمت اور تدبیر کا شعور حاصل ہو۔ یہ آیات انسان کو غرور سے نکال کر عاجزی کی طرف لاتی ہیں۔ یوں وہ اللہ کی معرفت حاصل کرتا ہے اور اس کی نعمتوں پر شکرگزار بنتا ہے۔

ثُمَّ اِنَّكُمۡ بَعۡدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوۡنَؕ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ تُبۡعَثُوۡنَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ اِنَّكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ تُبۡعَثُوۡنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا فَوۡقَكُمۡ سَبۡعَ طَرَآئِقَ ۖ وَ مَا كُنَّا عَنِ الۡخَلۡقِ غٰفِلِيۡنَ ﴿۱۷﴾ وَ اَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

ثُمَّ اِنَّكُمۡ - پھر بیشک تم

بَعۡدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوۡنَ - اسکے بعد ضرور مرنے والے ہو۔

لَ : لام تاکید

مَيِّتُوۡن : مَيِّتٌ کی جمع- (مرنے والے)

ثُمَّ اِنَّكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ - پھر بیشک تم قیامت کے دن

تُبۡعَثُوۡنَ - اٹھائے جاؤ گے

بَعَثَ يَبۡعَثُ ، بَعۡثٌ : بھیجنا، موت کے بعد اٹھانا، بیدار کرنا

وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا فَوۡقَكُمۡ - اور بلا شبہ یقیناً ہم نے پیدا کئے تمہارے اوپر

فَوۡقَ : اوپر

سَبۡعَ طَرَآئِقَ - سات راستے (آسمان)

طَرَآئِق : طَرِيقَةٌ کی جمع- (راستے، مراد سات آسمان ہیں)

وَ مَا كُنَّا - اور نہیں ہیں ہم

كَانَ يَكُوۡنُ ، كَوۡنًا : ہونا

اردو میں : کون (کائنات)، مکان، مکین، تمکین، تمکنت (شان وشوکت)، تکوینی، کن

عَنِ الۡخَلۡقِ غٰفِلِيۡنَ - (اپنی) مخلوق سے غافل

وَ اَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ - اور ہم نے نازل کیا آسمان سے

مَآءً بِقَدَرٍ فَاَسۡکَنّٰہُ فِی الۡاَرۡضِ ٭ۖ وَ اِنَّا عَلٰی ذَہَابٍۭ بِہٖ لَقٰدِرُوۡنَ ﴿۱۸﴾

مَآءً بِقَدَرٍ - پانی ایک اندازے سے

قَدَر : ایک وسیع المعنی لفظ - اندازہ، مقدار، پیمانہ، قدر و قیمت، مرتبہ، طاقت، وسعت، تنگی یا محدود کرنا، تقدیر، تدبیر، عزت / شرف

فَاَسۡکَنّٰہُ فِی الۡاَرۡضِ - پھر ٹھہرایا ہم نے اسے زمین میں

اَسْکَنَ یُسْکِنُ ، اِسْکَانًا : ٹھہرانا (۱۷)

وَ اِنَّا عَلٰی ذَہَابٍ - اور بلاشبہ ہم اسکے لے جانے پر

ذَھَبَ یَذْھَبُ ، ذَھَابًا : چلے جانا، لے جانا

بِہٖ لَقٰدِرُوۡنَ - یقیناً قدرت رکھنے والے ہیں

قٰدِرُوْن : قَادِرٌ کی جمع - (قدرت رکھنے والے) - اسم فاعل

ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ؕ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَ مَا كُنَّا عَنِ
الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۖ وَ اِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ۚ﴿۱۸﴾

پھر اس کے بعد تم کو ضرور مرنا ہے،
پھر قیامت کے روز یقیناً تم اٹھائے جاؤ گے
اور تمہارے اوپر ہم نے سات راستے بنائے، تخلیق کے کام سے ہم کچھ نابلد نہ تھے
اور آسمان سے ہم نے ٹھیک حساب کے مطابق ایک خاص مقدار میں پانی اتارا اور اس کو زمین میں ٹھیرا دیا ہم اُسے جس طرح چاہیں غائب کر سکتے ہیں

Thereafter you are destined to die,
and then on the Day of Resurrection you shall certainly be raised up.
We have indeed fashioned above you seven paths. Never were We unaware of the task of creation.
We sent down water from the sky in right measure, and caused it to stay in the earth, and We have the power to cause it to vanish (in the manner We please).

محمد اقبال

ثُمَّ اِنَّكُمۡ بَعۡدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوۡنَؕ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ تُبۡعَثُوۡنَ ﴿۱۶﴾

آیت 15-16 (بحث کا نتیجہ)

- یہ وہ اصل نتیجہ ہے جس کو سامنے لانے کے لیے اوپر کے تمام مراحل خلقت بیان ہوئے ہیں کہ ان مراحل سے گزرنے کے بعد لازماً ایک دن آتا ہے کہ اس زندگی کا آخر خاتمہ ہو جاتا ہے اور تم فرداً فرداً اسے اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہو اور تمہیں کوئی تعجب نہیں ہوتا کیونکہ تم جانتے ہو کہ دنیا کی ہر چیز ایک دن ختم ہونی ہے اور ہماری زندگی کا بھی یہ آخری مرحلہ ہے۔
- لیکن اگر تم پانی کی ایک بوند سے لے کر اپنی زندگی کے تمام مراحل پر غور کرو تو تمہیں اندازہ ہوگا کہ ان میں سے کوئی مرحلہ بھی پہلے مرحلے کا منطقی جواب نہیں بلکہ سراسر اللہ کی قدرت کا ظہور ہے۔ یہاں موت حیات کا نتیجہ نہیں اور نہ حیات موت کا پیش خیمہ ہے
- ایک وقت تھا کہ انسان پر باقی مخلوقات کی طرح عدم محض تھا، اللہ نے محض اپنی قدرت سے اسے زندگی بخشی اور پھر وہ زندگی کے مختلف مراحل سے اسی کی رحمت اور قدرت سے کامیابی سے گزرا، اگر وہ ان میں سے ایک ایک مرحلے پر غور و فکر کرتا تو اس کا اللہ کی قدرت پر یقین بڑھتا رہتا۔ لیکن اس نے اپنی نادانی سے ان تبدیلیوں کو حالات کا نتیجہ سمجھا
- لیکن اب قرآن کریم تمام نوع انسانی کو دعوت دے رہا ہے کہ تم اپنی زندگی کے تغیرات اور تطورات پر فکر اور تدبر کی نگاہ ڈالو اور پھر فیصلہ کرو کہ کیا ان میں سے ہر تبدیلی اللہ کی قدرت کا شاہکار ہے یا نہیں؟ اور اگر ایسا ہے تو پھر تمہاری فکر کو موت پر رک نہیں جانا چاہیے بلکہ اس کا اقرار کرنا چاہیے کہ جس قدرت نے تمہیں پانی کی بوند سے حیرت انگیز صلاحیتوں کی مالک مخلوق بنایا وہی پروردگار موت کے بعد تمہیں برزخ میں رکھے گا اور جب قیامت کا صور پھونکا جائے گا تو تمہیں از سر نو زندہ کرکے جواب دہی کے لیے میدان حشر میں لے جائے گا اور ان میں سے کوئی مرحلہ بھی اس کی قدرت سے بعید نہیں

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَ مَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿١٧﴾

سات طرائق (راستے/طبقات) : یہاں دلائل کا رخ "انفسی دلائل" سے " آفاقی دلائل" کی طرف منتقل ہوتا ہے

- سات طبقات/راستوں سے کیا مراد ہے ؟اس کے علم کا کوئی یقینی ذریعہ نہیں ہے۔ مفسرین نے احتمالات بیان کیے ہیں اس لیے کہ یہ اصطلاح /آیت تشابات سے ہے

مفسرین کے احتمالات :

1. **سات آسمان / تہہ در تہہ کائناتی طبقات** : اکثر جدید مفسرین نے اسے "سات آسمان" ہی کا دوسرا اسلوب مانا ہے، جیسا کہ قرآن میں بار بار "سَبْعَ سَمَاوَاتٍ " آیا ہے؛ یعنی ہمارے اوپر اللہ نے کائنات کو متعدد منظّم، ایک کے اوپر ایک سطحوں / طبقات کی صورت میں بنایا ہے، جو اس کی تدبیر اور نظم کی طرف اشارہ ہے، کہ یہ صرف آسمان نہیں بلکہ منظّم، ترتیب وار طبقات (cosmic layers) ہیں
2. **طَرَائِق: راستے نہیں، تہیں / طبقات** : لغت میں "طَرِیق" راستہ، اور "طَرَائِق" اس کے جمع ہونے کے ساتھ ساتھ "طِباق"، تہہ، پرت کے معنی بھی دیتا ہے (جیسے سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا)، اس لیے بہت سے معاصر مفسرین ترجمہ یوں کرتے ہیں: تمہارے اوپر سات (آسمانی) طبقے/تہیں بنائیں، یعنی layered structure۔
3. **دیگر احتمالات** میں کائناتی راستے، اور لفظ " طرائق" میں طبقات اور منظّم راستوں کا جمع ہونا وغیرہ شامل ہیں

- اس بارے میں زیادہ صائب رائے یہ ہے کہ یہاں کوئی فلکیاتی یا سائنسی معلومات بتانا مقصود نہیں بلکہ یہاں اللہ کی قدرت اور نظمِ کائنات کی طرف توجہ کرانا مقصود ہے۔ یہ کائنات بہت منظّم ہے حادثاتی نہیں ہے، ایک باقاعدہ، مربوط اور حکیمانہ نظام ہے

وَ اَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسۡکَنّٰہُ فِی الۡاَرۡضِ ٭ۖ وَ اِنَّا عَلٰی ذَہَابٍۭ بِہٖ لَقٰدِرُوۡنَ ﴿ۚ۱۸﴾

اہتمامِ ربوبیت کی ایک مثال :

- بارش: اللہ کی قدرت اور رحمت کا مظہر : یہ آیت اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت بارش کی طرف توجہ دلاتی ہے، جو ایک متوازن مقدار میں نازل ہوتی ہے - نہ اتنی زیادہ کہ تباہ کن سیلاب بن جائے اور نہ اتنی کم کہ زندگی متاثر ہو۔ یہ توازن اللہ کی حکمت اور کامل تدبیر کی واضح نشانی ہے۔
- پانی: زندگی کی بنیاد: زمین پر تمام جانداروں کی زندگی پانی سے وابستہ ہے، اس لیے یہ اللہ کی عطا کردہ سب سے اہم نعمتوں میں شمار ہوتا ہے۔ بارش نہ صرف زمین کو سیراب کرتی ہے بلکہ نباتات، حیوانات اور انسان سب کی بقا کا ذریعہ بنتی ہے۔
- زیر زمین پانی کا حکیمانہ نظام : اللہ تعالیٰ نے بارش کے پانی کو زمین میں محفوظ کرنے کا ایسا نظام بنایا ہے کہ زمین کی اوپری تہہ پانی کو جذب کر لیتی ہے جبکہ نچلی تہہ اسے روک لیتی ہے۔ اس طرح پانی ایک خاص گہرائی میں جمع ہو جاتا ہے، جو بعد میں کنوؤں، چشموں اور دیگر ذرائع سے انسان کے لیے قابلِ استعمال بنتا ہے (اس میں ذرا سے تغیر کا تصور کریں !)
- زمین کی ساخت میں توازن : اگر زمین پوری طرح جاذب ہوتی تو سارا پانی گہرائی میں چلا جاتا اور اگر غیر جاذب ہوتی تو پانی سطح پر جمع ہو کر زندگی کو مشکل بنا دیتا۔ لیکن اللہ نے دونوں خصوصیات کو توازن کے ساتھ جمع کر کے ایک بہترین نظام قائم کیا ہے
- پانی کا طویل المدتی ذخیرہ : زیر زمین پانی صدیوں پہلے برسنے والی بارش کا ذخیرہ بھی ہو سکتا ہے، جو بغیر خراب ہوئے محفوظ رہتا ہے۔ اسی طرح پہاڑوں پر برف اور گلیشیئرز بھی پانی کے ذخائر ہیں، جو وقت کے ساتھ پگھل کر زمین کو سیراب کرتے ہیں
- قدرت اور اختیارِ الٰہی : اللہ تعالیٰ اس بات پر بھی قادر ہے کہ اگر چاہے تو اس پانی کو ختم کر دے، مگر اس نے اپنی رحمت سے اسے محفوظ رکھا ہے تاکہ انسان اور دیگر مخلوقات اس سے فائدہ اٹھا سکیں - یہ انتظام انسان کو رب کے شکر کی دعوت دیتے ہیں

فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۙ﴿۱۹﴾ وَ شَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَ صِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾

فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ - پھر ہم نے پیدا کیے تمہارے لیے اس سے

اَنْشَاَ يُنْشِئُ ، اِنْشَآءٌ: پیدا کرنا (IV)

جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ - باغات کھجوروں اور انگوروں کے

نَخِيْل : کھجور / کھجور کے درخت

اَعْنَاب : انگور

لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ - تمہارے لیے ان میں بہت سے پھل ہیں

فَوَاكِه : فَاكِهَةٌ کی جمع - پھل

وَّ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ - اور انہی میں سے تم کھاتے ہو۔

وَ شَجَرَةً تَخْرُجُ - اور ایک درخت (بھی ہم نے پیدا کیا جو) نکلتا ہے

شَجَرَة : درخت

خَرَجَ يَخْرُجُ ، خُرُوْجٌ : نکلنا

مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ - طور سینا سے

طُوْر : پہاڑ (Mountain) - عبرانی/سریانی زبان سے آیا ہوا لفظ ہے

سَيْنَاء : جزیرہ نما سیناء (Sinai Peninsula)

وہ پہاڑ جس پر موسیٰؑ کو وحی ملی

تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ - وہ اگتا ہے روغن (تیل) کے ساتھ

نَبَتَ يَنْبُتُ ، نَبْتٌ : اگنا

دُهْن : تیل (Oil)، چکنائی / روغن

اردو میں: مداہنت (نرمی برتنا، compromise/soft dealing)

وَ صِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ - اور سالن کے ساتھ کھانے والوں کے لیے

صِبْغ : بنیادی معنی - رنگنا، ڈبونا (to dip, to dye)

اٰكِل : کھانے والا (اس کی جمع اٰكِلِيْن)

سالن / ڈِپ - جس میں روٹی ڈبوئی جائے تو وہ اسے رنگ دے

وَاِنَّ لَكُمۡ فِى الۡاَنۡعَامِ لَعِبۡرَةً ‌ؕ نُسۡقِيۡكُمۡ مِّمَّا فِىۡ بُطُوۡنِهَا وَلَكُمۡ فِيۡهَا مَنَافِعُ كَثِيۡرَةٌ وَّمِنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ۙ‏ ﴿۲۱﴾ وَعَلَيۡهَا وَعَلَى الۡـفُلۡكِ تُحۡمَلُوۡنَ ﴿۲۲﴾

وَاِنَّ لَكُمۡ - اور بیشک تمہارے لیے

فِى الۡاَنۡعَامِ لَعِبۡرَةً - چوپاؤں میں یقیناً عبرت ہے

اَلْاَنْعَام : چوپائے | عِبْرَة : عبرت، نصیحت

نُسۡقِيۡكُمۡ - (کہ) ہم پلاتے ہیں تمہیں اس میں سے

(س ق ي) | اَسْقٰی يُسْقِیْ ، اِسْقَآءٌ : پلانا (IV)

سَقَی: کے معنی بھی پانی پلانا (کسی کو پانی دینا اور اس کا پانی پینا) | اَسْقٰی: کے معنی میں پانی مہیا کرنا/ پلانے کا انتظام کرنا

مِّمَّا فِىۡ بُطُوۡنِهَا - جو ان کے پیٹوں میں ہے

بُطُوْن : بَطْنٌ کی جمع - پیٹ

وَلَكُمۡ فِيۡهَا - اور تمہارے لیے ان میں

مَنَافِعُ كَثِيۡرَةٌ - بہت سے فائدے ہیں

وَّمِنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ - اور انہی میں سے تم کھاتے ہو۔

اَكَلَ يَاْكُلُ ، اَكْلًا : کھانا - To eat

وَعَلَيۡهَا وَعَلَى الۡـفُلۡكِ - اور ان (چوپائیوں) پر اور کشتیوں پر

فُلْك : فَلَكٌ کی جمع - کشتیاں

تُحۡمَلُوۡنَ - تم لوگ سوار کیے جاتے ہو

حَمَلَ يَحْمِلُ ، حَمْلًا : اٹھانا، سوار کرنا

فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۙ﴿۱۹﴾ وَ شَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَ صِبْغٍ
لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَ اِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۙ﴿۲۱﴾ وَ عَلَيْهَا وَ عَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾

پھر اس (پانی کے ذریعہ) سے ہم نے تمہارے لیے کھجور اور انگور کے باغ پیدا کر دیے، تمہارے لیے ان باغوں میں بہت سے لذیز پھل ہیں اور ان سے تم روزی حاصل کرتے ہو۔ اور وہ درخت بھی ہم نے پیدا کیا جو طور سیناء سے نکلتا ہے، تیل بھی لیے ہوئے اگتا ہے اور کھانے والوں کے لیے سالن بھی اور حقیقت یہ ہے کہ تمہارے لیے مویشیوں میں بھی ایک سبق ہے۔ ان کے پیٹوں میں جو کچھ ہے اسی میں سے ایک چیز ہم تمہیں پلاتے ہیں، اور تمہارے لیے ان میں بہت سے دوسرے فائدے بھی ہیں۔ ان کو تم کھاتے ہو اور ان پر اور کشتیوں پر سوار بھی کیے جاتے ہو

Then through water We caused gardens of date-palms and vines to grow for you wherein you have an abundance of delicious fruits and from them you derive your livelihood. And We also produced the tree which springs forth from Mount Sinai, containing oil and sauce for those that eat. And indeed, there is also a lesson for you in cattle. We provide you with drink out of what they have in their bellies; and you have many other benefits in them: you eat of them and are carried on them and also on ships.

محمد اقبال

فَاَنۡشَاۡنَا لَكُمۡ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنۡ نَّخِيۡلٍ وَّ اَعۡنَابٍ‌ۘ لَكُمۡ فِيۡهَا فَوَاكِهُ كَثِيۡرَةٌ وَّ مِنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ۝١٩ وَ شَجَرَةً تَخۡرُجُ مِنۡ طُوۡرِ سَيۡنَآءَ تَنۡۢبُتُ بِالدُّهۡنِ وَصِبۡغٍ لِّلۡاٰكِلِيۡنَ ۝٢٠

اہتمامِ ربوبیت کی مزید مثالیں (ربوبیت اور نعمتوں کا عملی نظام)

- اللہ تعالیٰ نے پانی کے ذریعے انسان کے لیے باغات اور مختلف قسم کے پھل پیدا کیے۔ کھجور اور انگور جیسے پھل نہ صرف لذت بلکہ مکمل غذائیت اور معاشی فائدہ بھی فراہم کرتے ہیں۔ یہ باغات انسان کی خوراک، روزی اور ضروریاتِ زندگی کو پورا کرنے کا ایک جامع نظام ہیں۔ یوں اللہ نے زمین کو انسان کے لیے ایسا ذریعہ بنایا ہے جہاں سے وہ اپنی غذا اور راحت دونوں حاصل کرتا ہے
- آیت 20 میں اگرچہ درخت کا نام نہیں لیا گیا ہے لیکن اس کی صفات کے ذکر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد "زیتون" کا درخت ہے۔ یہ اگرچہ مختلف ملکوں میں پیدا ہوتا ہے لیکن طور سینا کا ذکر یا تو اس کے وطن اصلی کے طور پر کیا گیا ہے یا تقدس کے طور پر اس کا ذکر کیا گیا ہے
- یہاں پر لفظ "صبغ" زیتون کے تیل کی طرف اشارہ ہے کیونکہ اس کو روٹی کے ساتھ بطور سالن بھی صدیوں سے کھایا جا رہا ہے
- زیتون کا تیل نہ صرف غذائیت سے بھرپور ہے بلکہ اسے بطور سالن/ڈِپ (صِبغ) بھی استعمال کیا جاتا ہے، یعنی وہ چیز جس کے ساتھ روٹی کھائی جائے اور جو کھانے کی لذت کو بڑھائے۔ یوں اس ایک درخت میں اللہ نے دو بڑی نعمتیں جمع کر دی ہیں: ایک دُہن (تیل) جو قوت اور فائدہ دیتا ہے، اور دوسرا صِبغ جو ذائقہ اور لذت فراہم کرتا ہے۔ اس طرح یہ آیت اللہ کی ربوبیت اور حکمت کو ظاہر کرتی ہے کہ وہ انسان کے لیے ایسی نعمتیں پیدا کرتا ہے جو نہ صرف اس کی بنیادی غذائی ضروریات پوری کرتی ہیں بلکہ اس کے ذوق اور سہولت کا بھی خیال رکھتی ہیں۔

فَاَنۡشَاۡنَا لَكُمۡ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنۡ نَّخِيۡلٍ وَّاَعۡنَابٍ‌ۘ لَـكُمۡ فِيۡهَا فَوَاكِهُ كَثِيۡرَةٌ وَّمِنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ۙ‏ ﴿۱۹﴾ وَشَجَرَةً تَخۡرُجُ مِنۡ طُوۡرِ سَيۡنَآءَ تَنۡۢبُتُ بِالدُّهۡنِ وَصِبۡغٍ لِّلۡاٰكِلِيۡنَ‏ ﴿۲۰﴾

کھجور، انگور اور زیتون تین پھلوں کا ذکر کیوں؟

- اس کا جواب یہ ہے کہ، ماہرین خوراک کی جدید تحقیق کے مطابق بہت کم پھل ایسے ہیں، جو انسانی صحت کے لیے ان تین پھلوں کے برابر مفید اور موثر ہوں
- کھجور (Dates) : کھجور ایک مکمل اور توانائی سے بھرپور غذا ہے جو فوری قوت فراہم کرتی ہے اور کم مقدار میں بھی زیادہ فائدہ دیتی ہے۔اس میں قدرتی شکر، فائبر، پوٹاشیم اور معدنیات پائے جاتے ہیں جو جسم کو مضبوط بناتے ہیں۔ یہ ہاضمہ بہتر کرتی ہے اور طویل عرصے تک محفوظ رہنے کی صلاحیت رکھتی ہے، اسی لیے سفر اور مشکل حالات میں بہترین غذا مانی جاتی ہے۔ عرب معاشرے میں یہ بنیادی خوراک اور بقا کا ذریعہ رہی ہے۔۔
- انگور (Grapes): انگور ایک ہلکی، خوش ذائقہ اور تازگی بخش غذا ہے جو جسم کو فوری توانائی اور رطوبت فراہم کرتی ہے۔اس میں وٹامنز، اینٹی آکسیڈنٹس (Anti Oxidants) اور قدرتی شکر ہوتی ہے جو جسم کو تروتازہ رکھتی ہے۔ یہ خون کی صفائی، دل کی صحت اور ہاضمے میں مددگار ہے۔انگور تازہ بھی استعمال ہوتا ہے اور خشک ہو کر کشمش کی صورت میں بھی مفید غذا بن جاتا ہے
- زیتون (Olive) : زیتون ایک بابرکت اور نہایت مفید پھل ہے، خاص طور پر اس کا تیل صحت کے لیے بے حد قیمتی ہے۔ اس میں صحت مند چکنائیاں (healthy fats) پائی جاتی ہیں جو دل کی حفاظت کرتی ہیں اور جسم کو توانائی دیتی ہیں۔ زیتون کا تیل خوراک، علاج اور حتیٰ کہ روشنی کے لیے بھی استعمال ہوتا رہا ہے۔ یہ سادگی کے ساتھ کثیر فائدہ رکھنے والی نعمت ہے جو طویل عرصے تک کارآمد رہتی ہے۔

وَاِنَّ لَكُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِیْكُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِهَا وَ لَكُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ كَثِیْرَةٌ وَّ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَۙ ﴿۲۱﴾ وَ عَلَیْهَا وَ عَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ۠ ﴿۲۲﴾

نباتاتی نعمتوں کے بعد حیواناتی نعمتوں کا ذکر؟ ربوبیت کی مزید مثالیں

- نباتاتی نعمتوں کے بعد قرآن انسان کو حیواناتی نعمتوں کی طرف متوجہ کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ چوپایوں میں تمہارے لیے ایک بڑی عبرت اور غور و فکر کا سامان موجود ہے۔ ان کے وجود اور نظامِ تخلیق میں اللہ کی قدرت اور حکمت کے واضح آثار نظر آتے ہیں، جو انسان کو اپنے رب کی معرفت کی طرف لے جاتے ہیں۔
- دودھ: قدرتِ الٰہی کا حیرت انگیز مظہر: جانوروں کے جسم میں مختلف اجزاء، حتیٰ کہ خون اور دیگر مادوں کے درمیان سے خالص، پاکیزہ اور لذیذ دودھ کا نکلنا اللہ کی قدرت کا ایک عظیم نشان ہے۔ یہ انسان کے لیے مکمل، مقوی اور آسانی سے حاصل ہونے والی غذا ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ ناپاک مادوں میں سے بھی بہترین اور پاک چیز نکالنے پر قادر ہے
- دیگر فوائد اور معاشی اہمیت: چوپایوں کے فوائد صرف دودھ تک محدود نہیں بلکہ ان سے گوشت حاصل ہوتا ہے جو جسمانی ضروریات پوری کرتا ہے۔ ان کی کھالوں سے لباس اور خیمے بنتے ہیں، بالوں اور اون سے مختلف اشیاء تیار کی جاتی ہیں، اور بعض اعضاء دواؤں میں استعمال ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ ان کا گوبر ایندھن اور کھاد کے طور پر بھی کام آتا ہے، یوں یہ ایک مکمل معاشی نظام کا حصہ ہیں۔
- سواری اور نقل و حمل کا ذریعہ: ان جانوروں کو انسان کے لیے سواری اور بار برداری کا ذریعہ بنایا گیا ہے، جس سے وہ خشکی میں اپنی منزلوں تک پہنچتا ہے۔ اسی مناسبت سے کشتیوں کا ذکر بھی کیا گیا ہے، جو پانی میں نقل و حمل کا ذریعہ ہیں۔ اس طرح اللہ نے انسان کے لیے زمین اور سمندر دونوں میں سفر کے وسائل فراہم کیے ہیں۔

معرفت توحید و آخرت اور شکر کی آفاقی دلیل (External / Environmental Evidence)

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿١٧﴾ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِى
الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ۚ﴿١٨﴾ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّ
مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۙ﴿١٩﴾ وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۗ
نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۙ﴿٢١﴾ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۧ﴿٢٢﴾

ان تمام نعمتوں کا مقصد صرف فائدہ اٹھانا نہیں بلکہ ان کے ذریعے اللہ کی قدرت کو پہچاننا اور اس کا شکر ادا کرنا ہے۔ چوپایوں اور دیگر وسائل پر غور انسان کو اس حقیقت تک پہنچاتا ہے کہ یہ سب ایک حکیم اور مہربان رب کی عطا ہیں، جس نے انسان کی ہر ضرورت کا مکمل انتظام کر رکھا ہے۔

اضافی مواد

Reference Material

پیدا کرنے کے لیے قرآنِ کریم میں استعمال ہونے والے مترادف الفاظ

قرآن میں مترادفات کا اسلوب ۔قرآن کی فصاحت و بلاغت کا معجزانہ شعبہ

- مترادفات وہ الفاظ ہوتے ہیں جو بظاہر ایک ہی معنی رکھتے ہیں، لیکن حقیقت میں ان کے اندر باریک معنوی فرق اور مخصوص پہلو (shades of meaning) پائے جاتے ہیں۔
- قرآنِ مجید میں ایسے الفاظ کا استعمال کثرت سے ملتا ہے لیکن یہ متفرادفات محض تکرار نہیں بلکہ یہ قرآنِ کریم کا فصاحت و بلاغت کا معجزانہ شعبہ ہے - قرآن میں ایسے الفاظ جو ایک ہی مفہوم کے قریب ہوں (جیسے خلق، فطر، بدع،انشا، ذرأ وغیرہ) ہر ایک اپنے اندر ایک خاص پہلو اور معنوی حسن و لطافت رکھتے ہیں، اس لیے انہیں مکمل مترادف کہنا شاید درست نہیں بلکہ یہ "تقاربِ معنی" یعنی معانی میں قربت رکھتے ہیں۔ ان متنوع الفاظ کے استعمال سے قرآن مختلف سیاق و سباق میں ایک ہی حقیقت کو نئے زاویے سے پیش کرتا ہے، جس سے معنی میں وسعت اور تاثیر میں اضافہ ہوتا ہے۔
- بلاغت کے اصول کے مطابق ہر لفظ اپنے مقام پر دقیق (باریک معنی والا) اور بلیغ اور موثر ہوتا ہے، یعنی اس کی جگہ کوئی دوسرا لفظ مکمل طور پر اس کا بدل نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کے الفاظ کے انتخاب میں غیر معمولی حکمت پائی جاتی ہے، جو نہ صرف معنی کو واضح کرتی ہے بلکہ سامع کے ذہن و قلب پر گہرا اثر ڈالتی ہے۔ اس تنوع کے ذریعے قرآن ایک ہی مضمون کو کبھی عقلی، کبھی حسی اور کبھی جذباتی انداز میں بیان کرتا ہے، جس سے پیغام زیادہ جامع اور موثر بن جاتا ہے۔
- اضافی طور پر، مترادف الفاظ کے استعمال سے قرآن میں تدریج، تاکید اور تفصیل کے معانی بھی پیدا ہوتے ہیں جو اس کے اعجازِ بیان کی ایک اہم جہت ہے کیونکہ ہر لفظ کے انتخاب میں ایک خاص حکمت پوشیدہ ہوتی ہے جو قاری کو گہرے فہم اور معرفت کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

پیدا کرنے کے لیے قرآنِ کریم میں استعمال ہونے والے الفاظ

پیدا کرنے کے لیے قرآنِ کریم میں 7 الفاظ آئے ہیں

1. بَرَأَ - بغیر مادے کے کسی چیز کو عدم سے وجود میں لانا (innovation) ایجاد و اختراع کرنے والا - هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ، وہی اللہ ہے جو پیدا کرنے والا ہے، عدم سے وجود میں لانے والا، صورت عطا کرنے والا ہے

2. خَلَقَ - کسی چیز کو اندازہ، پیمائش اور ترتیب کے ساتھ پیدا کرنا۔اس طرح یہ کئی معانی میں استعمال ہوتا ہے مثلاً

← کسی چیز کو بنانے کے لیے اس کا اندازہ لگانا یا خاکہ تیار کرنا-اس طرح یہ کام ذہنی بھی ہو سکتا ہے اور اس کی نسبت غیر اللہ کی طرف بھی ہو سکتی ہے۔ وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا ،اور تم جھوٹ گھڑتے ہو- (العنکبوت : 17)

← کبھی یہ لفظ تخلیق/خلق کے عام اور معروف معنی میں بھی - وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ، وہی ہے جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا (الانعام : 73) - اس سے اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام اَلْخَالِق

← ایسی چیز بنانا جس کا مواد پہلے سے موجود ہو الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہاری پیدائش (کی ابتداء) ایک جان سے کی پھر اسی سے اس کا جوڑ پیدا فرمایا پھر ان دونوں میں سے بکثرت مردوں اور عورتوں (کی تخلیق) کو پھیلا دیا (النساء : 1)

3. بَدَعَ - بغیر نمونے اور تقلید کے پہلی بار بنانا یا پیدا کرنا (unprecedented creation) - بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وہی آسمانوں اور زمین کو وجود میں لانے والا ہے۔(البقرۃ: 117) - اس سے اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام اَلْبَدِيعُ

پیدا کرنے کے لیے قرآنِ کریم استعمال ہونے والے الفاظ

3. **فَطَرَ**۔ ابتداءً پیدا کرنا / اصل فطرت دینا/تراش خراش کر خوبصورت تخلیق کرنا۔ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ج
،اللہ کی (بنائی ہوئی) فطرت (اسلام) ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا فرمایا ہے - اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام فَاطِر

4. **اَنْشَا** ۔ اس میں دو معنی پائے جاتے ہیں :(ا) کسی چیز کو پیدا کرنا، وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ [6:98]
اور وہی (اللہ) ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا فرمایا ہے

(۲) پھر اسے پال پوس کر نشو و نما دینا۔ أَوَمَنْ يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ ،اور کیا وہ جو زیور وزینت میں پرورش پاتا ہے [43:18]

یہ لفظ اوپر مذکورہ دونوں معنی میں بیک وقت بھی استعمال ہوتا ہے۔ أَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ ، کیا اِس
کے درخت کو تم نے پیدا کیا ہے یا ہم (اسے) پیدا کرنے والے ہیں [56:72]

6. **ذَرَا** ۔ یہ لفظ بھی دو معانی میں استعمال ہوتا ہے (ا) پیدا کرنا، وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ صلے اور بیشک ہم
نے بہت سے جِنوں اور انسانوں کو جہنم کے لئے پیدا کیا۔ (۲) پھیلا دینا۔ قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ
تُحْشَرُونَ، کہہ دیجئے: وُہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلا دیا اور تم اُسی کی طرف جمع کیے جاؤگے [67:24]

3. **صَوَّرَ**۔ شکل و صورت دینا ، کسی چیز کو پیدا کرنے کے بعد اس کی صورت گری اور شکل بنانے کے معنی میں آتا ہے۔
وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ جس نے تمہاری صورت بنائی اور بڑی ہی عمدہ بنائی [40:64] اس سے اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام
اَلْمُصَوِّر (هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ)

قرآن میں تخلیقِ انسان : مٹی کی اقسام اور تدریجی مراحل

قرآن میں تخلیقِ انسان: مٹی کی اقسام اور تدریجی مراحل

- قرآن میں انسان کی تدریجی تخلیق کا ذکر متعدد مرتبہ ، مختلف مقامات پر ہوا ہے کہ اللہ نے انسان کو مٹی سے بنایا۔ ان مقامات پر مٹی کے لیے مختلف الفاظ استعمال ہوئے ہیں، گویا مٹی کی مختلف حالتیں ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے انسان کو وجود بخشا۔اس میں اس بات کا ذکر بھی ہے کہ انسان کی تخلیق میں پانی بھی شامل ہے
- سورۃالمومنون (آیات 12-14) میں انسان کی تخلیق کی ابتدا مٹی سے کرنے کا ذکر ہے اور پھر جیتا جاگتا زندہ انسان بن جانے کے بعد آگے اس سے نسل چلنے میں ماں کے پیٹ کے اندر انسان کے تخلیقی مراحل کا ذکر ہے - یعنی یہ ایک ایسا سفر ہے جس میں بے جان مٹی بتدریج ایک شعور رکھنے والے انسان میں تبدیل ہوتی ہے،اور ہر مرحلہ اپنے اندر ایک حیرت اور حکمت رکھتا ہے۔
- یہ تخلیقی مراحل ہمیں یہ رہنمائی دیتے ہیں کہ انسان کی تخلیق ایک سوچا سمجھا، منظّم اور تدریجی عمل ہے - کوئی اتفاقی یا بے ترتیب چیز نہیں۔ہر مرحلہ اللہ کی قدرت، حکمت اور باریکیِ تخلیق کو ظاہر کرتا ہے

انسانی تخلیق کے ابتدائی مراحل - بنیادی عناصر

1. تُرَاب (Dry Soil/Inorganic matter)

خاک، خشک مٹی- جس میں نمی نہ ہو - انسان کی ابتدااس بے جان مادے سے ہوئی (هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِن تُرَابٍ وہی تو ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا) - یہ وہ مرحلہ ہے جہاں ابھی زندگی کا کوئی نشان نہیں

قرآن میں تخلیقِ انسان: مٹی کی اقسام اور تدریجی مراحل

2. مَاء (Water)

پانی زندگی کی بنیاد ہے (وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا - سورة الفرقان: 54) اور وہی ہے جس نے پانی سے ایک بشر پیدا کیا

مٹی + پانی = زندگی کے آغاز کے بعید امکانات

پانی کے شامل ہونے سے بے جان مٹی میں زندگی کے امکانات پیدا ہوتے ہیں یعنی مٹی ایک نئ حالت اختیار کرتی ہے، جو تخلیق کے اگلے مرحلے کے لیے موزوں بن جاتی ہے، (یہ قرآن کا موضوع نہیں ہے لیکن اسے ممکنہ طور پر ارتقائی نظریات (abiogenesis) کی طرف ایک دور کی نسبت قرار دیا جاسکتا ہے)

قرآن کے بیان سے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ زندگی خود بخود مٹی اور پانی کے ملاپ سے بن گئ، بلکہ قرآن کے بیان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان اجزاء سے تخلیق کی (اللہ تعالیٰ کی مرحلہ وار تخلیق میں یہ اس کی تدبیر کا حصہ ہے)

3. طِيْن (Clay)

پانی سے ابتدائی گوندھی ہوئی مٹی، چاہے اس سے رطوبت ختم ہو جائے - جیسے سوکھا کیچڑ ہے، پانی سے گوندھا ہونے کی بنا پر یہ نرم اور قابل تشکیل (moldable) حالت میں آجاتی ہے (وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنسَانِ مِن طِينٍ - سورة السجدة: 7 اُس نے انسان کی تخلیق کی ابتداگارے سے کی- یہ وہ مرحلہ ہے جہاں بے جان مٹی پانی کے ساتھ مل کر ایک ایسی کیفیت اختیار کرتی ہے جو تخلیق کے عمل کے لیے بنیاد فراہم کرتی ہے۔

قرآن میں تخلیقِ انسان : مٹی کی اقسام اور تدریجی مراحل

4. **طِیْن لَازِب** (Sticky / Adsorbable Clay)

یہ طِیْن کی اگلی اور زیادہ مضبوط شکل ہے- لیس دار، چپکنے والی مٹی، زیادہ cohesive / جڑی ہوئی ساخت کی مٹی
یہ وہ مرحلہ ہے جہاں مٹی صرف نرم نہیں رہتی بلکہ اس میں ایسی مضبوطی اور استحکام پیدا ہو جاتا ہے جو اسے ایک مضبوط شکل (structure) دینے کے قابل بناتا ہے

إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِّن طِينٍ لَّازِبٍ– الصافات: 11 ان کو ہم نے لیس دار گارے سے پیدا کیا ہے

5. **حَمَإٍ مَّسْنُون** (Altered/Aged Mud)

جب گارا پرانا ہو کر قدرے سخت ہو کر چپکنے لگے تب مٹی سیاہ اور بدبو دار ہو جاتی ہے۔ مٹی میں یہ تبدیلی وقت اور حرارت سے وقوع پزیر ہوتی ہے (یہ مٹی میں کیمیائی/حیاتیاتی تبدیلی کا اشارہ ہے جسے physical & chemical altered mud بھی کہا جا سکتا ہے) یہاں مٹی میں گہری تبدیلیاں آتی ہیں اور وہ refine ہو کر ایک نئے مرحلے میں داخل ہو رہی ہوتی ہے

وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍۚ الحجر: 26 ہم نے انسان کو سڑی ہوئی مٹی کے سوکھے گارے سے بنایا

6. **صَلْصَال** (Dried Clay)

جب سیاہ بدبودار کیچڑ پک کر خشک ہو جائے اور ہلکی سی ضرب سے بجنے لگے۔ کثافت سے پاک عمدہ حالت کی مٹی جسے ہم Pottery clay بھی کہہ سکتے ہیں- خَلَقَ الْإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ – سورة الرحمن: 14 ہم نے انسان کو کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا۔

قرآن میں تخلیقِ انسان: مٹی کی اقسام اور تدریجی مراحل

7. سُلَالَة (Extract Of Purified Clay)

مٹی کا خالص اور منتخب جوہر۔ مٹی میں سے نکالا ہوا وہ جوہر جسے میلے پن سے اچھی طرح صاف کر دیا گیا ہو -مفردات

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ تخلیق میں انتخاب اور refinement شامل ہے۔ ہر چیز بہترین انداز میں ترتیب دی گئی ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ - سورة المؤمنون: 12 ہم نے انسان کو مٹی کے ست سے بنایا۔